پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ ۱۴۴۶ھ

سوال نمبر ۹

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا فنا ہو جانا آسان ہے ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے سے۔

دنیا: فُعلیٰ کے وزن پر ہے اصل میں دنوی تھا واؤ کو یا سے بدلا تو دنیا ہو گیا۔ ہفت اقسام: ناقص

دنیا کا لغوی معنیٰ: دنو سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے قریب

اصطلاحی معنیٰ: یہ آخرت کی ضد ہے فنا ہو جانے والے جہان کو کہتے ہیں

وجہ تسمیہ: دنیا کا معنیٰ ہے قریب ہونا چونکہ یہ فنا ہونے کے قریب ہے اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں۔

جز (۲)

قتل مومن سے زوال دنیا اھون کیوں ؟:

قتل مومن سے زوال دنیا اھون اس لیے ہے کہ ایک عارف باللہ کا قتل ساری دنیا کی بربادی سے سخت تر ہے کیونکہ دنیا عارفین ہی کے لیے تو بنی ہے تاکہ وہ اس میں غور و فکر کر کے عرفان میں اضافہ کریں۔ اور یہاں اعمال کر کے آخرت میں کمال حاصل کریں۔ وسیلہ کی ہلاکت بالذات کی ہلاکت سے سخت تر ہے کہ مقصود وہ ہی بالذات ہے۔

جز (۳)

قتل ناحق کی مذمت میں تین احادیث

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان و زمین [illegible] میں رہنے والے ایک مومن کا خون بہانے میں شریک ہو جائیں تو اللہ [illegible] آگ میں ڈال دے گا۔

Scanned by CamScanner

۲ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون کرنا جائز نہیں مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے

۱ محصن ہونے کے بعد زنا کرنا ۲ اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا

3 کسی کو ناحق قتل کرنا جس کے بدلے اسے قتل کیا جائے

۳ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہمیشہ تیز رفتار اور نیکی کرنے والا ہوتا ہے جب تک وہ حرام خون کو نہ پہنچے ۔ پس جب وہ حرام خون کو پہنچ جاتا ہے تو سست رفتار ہو جاتا ہے ۔

سوال نمبر 2

جز ۱

ترجمہ حدیث :

جب سلام کرے تم پر یہودی تو کہو وعلیکم ۔

مفہوم :

یہ ہے کہ جب یہودی سلام کرے تو تم وعلیکم کہو کیونکہ اہل کتاب مسلمانوں کو سلام کرتے وقت کہتے تھے السام علیکم اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ تم صرف وعلیکم کہو تاکہ جو انہوں نے تمہیں بددعا دی وہ انہیں تک پہنچے

جز ۲

علیکم سے مراد :

اس سے مراد ہے علیکم السام یعنی تم پر موت آئے ۔

جز ۳

بعض روایات :

جن روایات میں علیکم سے پہلے واؤ نہیں ہے وہ راجح ہیں

واؤ والی روایت کے مطابق معنی : وہ موت تم پر آئے

واؤ کے بغیر معنی : تم مر جاؤ ۔ تو یہ انتہا بددعا ہے ۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 3

جز ا:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

مفہوم:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ عموماً مومن دنیا میں مصائب و مشکلات کا شکار رہتے ہیں تو گویا وہ ان کے لیے قید ہے اور کافر دولت مند کے لیے دنیا راحت و سکون ہے تو گویا وہ ان کے لیے جنت ہے۔

جز ب:

تفصیلی بحث:

مومن کے لیے جو نعمتیں جنت کے اندر تیار ہیں دنیا کی نعمتیں کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہوں ان کے مقابلے میں چھوٹی ہیں اس لیے دنیا مومن کے لیے جیل اور قید خانہ ہے۔

کافر کے لیے جو دوزخ ہے اگرچہ دنیا میں اس کے لیے آرام و سکون ہے وہ ان کے لیے بایں معنیٰ جنت ہے کہ آگے والا عذاب دائمی ہے اور لمحہ بھر بھی اس میں راحت و سکون نہیں ہے

پرچہ مشکوۃ شریف حنفی ۲۰۲۱

سوال نمبر ۱

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں نہ قائم کی جائیں بیٹے کا باپ سے قصاص نہ لیا جائے

لا یقام الحدود کی علت و حکمت:

مسجد نماز اور اللہ تعالی کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہے اس لئے دوسرے کام اس میں نہیں ہوں گے۔

نیز حد لگانے کی صورت میں بھاگنا، چیخنا، چلانا ممکن ہے۔

مخالف آداب مسجد کے خلاف

نیز حد لگانے کی صورت میں

خون نکلنے کا خطرہ ہے جس سے مسجد ملوث ہوگی

جز ۲:

لا یقاد میں اختلاف ائمہ:

امام مالک کا مذہب:

اگر باپ نے بیٹے کو ذبح کیا تو باپ سے قصاص لیا جائیگا

باقی ائمہ کا مذہب:

باقی ائمہ قصاص نہ لینے کے قائل ہیں۔

یہ حدیث باقی ائمہ کی دلیل ہے:

یہ امام مالک کے علاوہ باقی ائمہ کی دلیل ہے۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

غیر محرم خواتین کو سلام کرنا: تفصیل

جائز نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر محرم خواتین کو سلام فرمانا۔

اسکے دو جواب ہیں:

پہلا جواب: ممکن ہے کہ ان عورتوں کے اندر بعض عورتیں ایسی ہوں جن سے آپ کا رشتہ رضاعت ہو۔ آپ نے انکی نیت کر کے سلام کیا ہو۔

دوسرا جواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ کے ہیں لہذا وہ عورتیں غیر محرم نہیں ہیں:

جز ۲:

غیر محرم عورتیں سلام کا جواب دیں یا نہ دیں:

اگر غیر محرم

عورتوں کو سلام کیا گیا تو وہ اس کا جواب نہ دیں:

تفصیل:

غیر محرم بوڑھیوں کو سلام کرنے میں حرج نہیں تاہم اگر فتنے وغیرہ کا خوف ہو تو احتراز کریں

سوال نمبر 3

جز ۱:

ترجمہ حدیث:

امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت لقمان سے کہا گیا کہ آپ کو اس اعلیٰ درجے تک کس چیز نے پہنچایا تو آپ نے کہا سچی بات، امانت [illegible] کو چھوڑ دینا۔

Scanned by CamScanner

تعارف:

اس کے اندر اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ حضرت لقمان دانا حکیم تھے نبی نہ تھے: لیکن چونکہ وہ انبیاء کرام کے شاگرد رہے تھے انکی بابرکت صحبت کی وجہ سے دانائی اور حکمت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔

جزیہ

خط کشیدہ جملہ کی ترکیب نحوی: (ما بلغ بک مانری)

ما موصولہ ہے اور بلغ کا فاعل ہو ضمیر ہے بک میں باء زائدہ ہے یا مفعول ثانی کی طرف متعدی کرنے کے لیے ہے اور ما نری مفعول ثانی ہے بک میں باء:

اسکی دو صورتیں ہیں

1 باء زائدہ بھی بن سکتی ہے۔

2 باء تعدیہ کے لیے بھی بن سکتی ہے۔

جزیہ

ترک مالا یعنی سے مراد:

ان کلمات سے مراد ہر وہ بات ہے جو گناہ کی طرف لے جائے۔ خواہ جائز ہی کیوں نہ ہو اس کو چھوڑ دینا چاہیے:

پوری حدیث کا مطلب:

بے فائدہ بے مقصد گفتگو سے بچنا یعنی وہ گفتگو کرنا جو دینی لحاظ سے نقصان دہ نہ ہو وہ گفتگو جسے فضول بے فائدہ کہا جاتا ہے، اس سے پرہیز کرنا

پرچہ مشکوٰۃ شریف سالانہ ۲۰۱۷ء

سوال نمبر 1

جز (۱):

اعراب: ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

مرد کی مسلمان کے قتل پر آدھے کلمہ کے ساتھ وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے

اس حال میں ملے گا کہ اسکی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ

کی رحمت سے مایوس ہے۔

شطر سے مراد:

1 آدھا: مثلاً اقتل کی بجائے اق کہے

2 کلمہ کا اتنا حصہ جس سے قتل کا حکم پوری طرح ظاہر نہ ہو۔

شطر کی ترکیب:

یہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل میں بشطر تھا

اور مفعول فیہ بھی بن سکتا ہے

جز (۲)

قتل ناحق کی مذمت پر احادیث کی روشنی میں مفصل نوٹ:

مومن کی جان انتہائی قیمتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لزوال

الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم۔

لہٰذا مومن کو ناحق مارنا، اور اس کی جان سے کھیلنا۔ ایک جان نہیں بلکہ پوری

دنیا کو ختم کرنے کے مترادف ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا من قتل نفسا بغیر

نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا۔ قیامت کے دن مقتول قاتل

کے بالوں سے کھینچ کر اسکو رب تعالیٰ کی [illegible] میں لے جائیگا اور کہے گا

اے اللہ مجھے جان تو نے دی تھی اسکو اس نے حق دیا کہ اس کے ساتھ کھیلے۔

سوال نمبر ۶

جز (۱)

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے بارے میں اگر
(چوری کرے) پہلی بار تو اسکا ہاتھ کاٹو۔ پھر اگر دوسری بار کرے تو اسکا پاؤں
کاٹو۔ پھر اگر (چوری کرے) تیسری بار تو اسکا (بایاں) ہاتھ کاٹو۔ پھر بھی اگر
(چوری کرے) چوتھی بار تو اسکا (دایاں) پاؤں کاٹو۔

تیسری چوری پر ہاتھ کاٹنے میں اختلاف ائمہ:

امام شافعی کے نزدیک:

تیسری اور چوتھی بار چوری کرنے پر ہاتھ اور پاؤں
کاٹے جائیں گے

باقی ائمہ کے نزدیک:

دوبارہ چوری کرنے پر ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے
اسکے بعد اس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں کاٹے جائیں گے بلکہ ہمیشہ جیل میں
رکھا جائے گا۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مجھے شرم آتی ہے کہ اسکا ہاتھ پاؤں
نہ ہو جس سے وہ استنجاء کرے اور چلے (آپ نے) باقی صحابہ سے بحث کی تو غالب
آگئے۔ لہذا اس پر صحابہ کا اتفاق ہو گیا۔

جز ۲

حدیث مذکور کن کی مؤید ہے:

یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے

امام شافعی کی دلیل کا جواب:

اسکے (میں) جواب ہیں:

(۱) علماء نے اس حدیث کو ضعیف کہا۔

~~جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری اور چوتھی بار جو حکم دیا ہے یہ حکم شرعی~~
نہیں ہے بلکہ سیاست پر محمول ہے۔ حاکم اگر اس میں بہتری سمجھے تو ایسا کر سکتا ہے۔
پہلی بار کونسا ہاتھ کاٹیں گے۔

پہلی بار ( ) ہاتھ کاٹا جائے گا
دایاں

ہاتھ کا کیا کریں:

فتح القدیر وغیرہ میں تصریح ہے کہ اس ہاتھ کو دفن کیا جائے
کیونکہ انسان کا عضو ہے اسکی بے حرمتی نہ ہو
بعض حضرات نے کہا اگر چور لینا چاہے تو لے سکتا ہے اسکو دے دیا جائے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء و مہاجرین
قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے

تشریح:

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فقراء و مہاجرین قیامت کے دن باقی لوگوں
سے جنت میں پہلے جائیں گے۔ کیونکہ دولت مند حساب و کتاب میں مصروف
ہوں گے تو اس دوران فقراء، مہاجرین کو حساب و کتاب ~~کے~~ جنت
میں لے جایا جائے گا۔
(نہ بلکہ بے حساب)

جز 2

دونوں احادیث میں تعارض:

دونوں احادیث میں تعارض اس
طرح ہے کہ پانچ سو والی حدیث یا تو ان فقراء و مہاجرین کے بارے میں ہے
جو متوکل ہے فقراء سے اعلیٰ و افضل ہوں گے یا دونوں میں حد بندی نہیں
بلکہ بہت لمبا زمانہ جنت کے اندر پہلے جانا مراد ہے۔

پرچہ مشکوٰۃ شریف ضمنی کام

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین نام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس آدمی کا ہے جس کا نام ہوگا بادشاہوں کا بادشاہ۔

خط کشیدہ کی صرفی و معنوی تشریح:

ملک الاملاک:

املاک ملک کی جمع ہے اس کا معنی ہے بادشاہوں کا بادشاہ یعنی سب کا بڑا جسے فارسی میں شہنشاہ کہتے ہیں۔

جز ب:

خط کشیدہ نام ممنوع کیوں:

یہ نام رب تعالیٰ کی عظمت کے لائق ہے اس لیے یہ نام رکھنے سے روکا گیا ہے۔

جز ج:

درج ذیل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جمیلہ	خوبصورت	برہ	نیک
عاصیہ	بے فرمان	رباح	فائدہ مند
شہنشاہ	بادشاہوں کا بادشاہ	یسار	آسانی
حزن	پریشانی	حارث	کوشش کرنے والا

مباح نام: جمیلہ، عاصیہ

منہی عنہ: ان دو (جمیلہ، حارث) کے علاوہ باقی سب منہی عنہ ہیں۔

نہی کی وجہ:

1 بعض میں یہ ہے کہ وہ نام رب تعالیٰ کی صفت ہے جیسے شہنشاہ

2 اس سے بندے کی بے فرمانی ظاہر ہوتی ہے جیسے عاصیہ

جبکہ رب تعالیٰ کی بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ بندے سے فرمانبرداری ظاہر ہو

3 بعض میں یہ ہے کہ بدفالی نکلتی ہے مثلاً حزن نام رکھا جائے تو گھر میں فتنے ظاہر ہوتے ہیں

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ حدیث:

دنیا کا زائل ہو جانا زیادہ آسان ہے اللہ پر مسلمان آدمی کے قتل کیے جانے سے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ قتل ناحق کی شریعت میں سختی اور گناہ پوری دنیا کے خاتمے سے زیادہ ہے

جز ب: ج

یہ دونوں جز سالانہ پرچہ 2014 سوال نمبر 2 جز ا، ب، ج میں گزر چکے ہیں:

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اگر کسی چٹان میں چھپ کر کوئی عمل کرے جس کا نہ کوئی دروازہ ہو اور نہ کوئی سوراخ تو وہ عمل لوگوں تک پہنچ جائے گا

Scanned by CamScanner

تشریح: جیسا کہ نیکی قدرت کے پاس بہت سیوں راستے ہیں

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندے کا عمل جب رب تعالیٰ ظاہر فرمانا چاہے تو وہ کسی راستے کا پابند نہیں ہے لہذا بندہ خشوع و خضوع میں محو ہو کر محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرے اگر قدرت اسے پھیلانا چاہے تو اس کے [illegible]

حدیث سے مقصود و مراد:

حدیث کا مقصود یہ ہے کہ رب تعالیٰ جس کی نیکی کو پھیلانا چاہے [illegible] اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

جزء ب:

خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب نحوی ہو (کائنا ما کان)

کائنا خرج کے فاعل سے حال بن رہا ہے۔ اور ما کان کائنا کی خبر ہے۔ اور کان تامہ ہے۔

جزء ج:

کوۃ:

ک کی فتح کے ساتھ۔ اور پیش کے ساتھ بھی آیا ہے۔

معنی: دیوار کی الماری کو کہتے ہیں جو بند ہو یا جو نکلی ہوئی نہ ہو کوۃ اس [illegible]

اگر پیش کے ساتھ پڑھیں تو [illegible] اس جالی کو کہیں گے جو باہر نکلا ہوا ہو بند نہ ہو۔

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2016

سوال نمبر 1

یہ مکمل سوال پرچہ ضمنی 2014 سوال نمبر 1 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بے دینوں کو لایا گیا آپ نے انہیں آگ میں جلایا یہ بات حضرت ابن عباس تک پہنچی انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے عذاب نہ دو۔ اور میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین بدلائے اسے قتل کر دو۔

زنادقہ کے عقائد کے بارے میں اقوال:

مختلف اقوال ہیں۔

1 بعض نے کہا کہ یہ مجوسیوں کا ایک فرقہ ہے۔

2 بعض نے کہا اسلام سے مرتد ہونے والے مراد ہیں۔ اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ حدیث میں ہے من بدل دینہ فاقتلوہ۔ کہ جس نے دین اسلام کو بدلا تو اسے قتل کر دو۔ کیونکہ یہ مرتد ہوا

جز 2

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسی سزا کیوں دی:

بعض روایات میں ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہنے لگے تو آپ نے گڑھا کھود کر آگ جلا کر انہیں جلایا۔ اور یہ آپ کا اجتہاد تھا اور دوسروں کو ایسے فعل سے عبرت دلانا تھا ممکن ہے کہ آپ تک یہ حدیث نہ پہنچی ہو کیونکہ بعض روایات میں ہے جب آپ کو حضرت عباس [illegible] ... کیا تو ... [illegible] ... تسلیم کیا۔

سوال نمبر 3

جز (i)

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر تیری چڑیا کا کیا ہوا اسکی ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا وہ مر گئی

مزاح کا لغوی معنی:

غیر کے ساتھ خوش طبعی کرنا

اصطلاحی معنی:

ایسی کلام جو باعث نصیحت ہو اور اس میں دل لگی ہو

جز (ii):

حدیث مبارکہ سے ثابت ہونے والے تین مسائل:

1. کسی پرندے کو روکے رکھنا جبکہ اس کی خوراک وغیرہ کا خیال رکھا جائے

2. بچوں کے ساتھ دل لگی، شفقت، پیار کرنا وغیرہ اور اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا ہے

3. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہو رہا ہے۔

پرچہ مشکوۃ شریف حصہ 2nd

سوال نمبر 1

جز 1:

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے ہاتھ دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ چوری پر ہی کاٹے جائیں گے۔

سرقہ کا لغوی معنی:

کسی سے کوئی چیز چھپا کے لینا

اصطلاحی معنی:

مال محفوظ کو چھپ چھپا کے لینا

جز 2:

کتنی مقدار پہ چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے کہ کتنی مالیت کی چیز چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک:

چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ چوری کرنے پر قطع ید ہے۔

امام مالک و احمد کے نزدیک:

چوتھائی دینار یا تین دینار پر قطع ید ہے

دلیل:

امام مالک و احمد کی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے۔

احناف:

دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری پر قطع ید ہے

دلیل: لا قطع فی اقل من عشرۃ دراہم (مسند احمد)

Scanned by CamScanner

احناف کا جواب:

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں۔
کہ دینار کی مالیت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے کبھی ربع دینار ۱۰ درہم تک
ہو جاتا ہے اس لیے مالیت کی مقدار ۱۰ درہم ہے۔

سوال نمبر 2

جزء ا

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک شخص اپنے دوست
یا بھائی کو ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جھک جائے فرمایا نہیں کیا اس کے ساتھ
بغل گیر ہو فرمایا نہیں کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا مصافحہ کرے فرمایا ہاں

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

یقبلہ:

یہ تقبیل سے فعل مضارع کا صیغہ ہے معنی ہے بوسہ لینا

یصافحہ:

یہ مصافحہ سے فعل مضارع ہے معنی ہے ہاتھ ملانا

جزء ۲:

دوسروں کے ہاتھ چومنا کیسا:

اگر بزرگ ہو اور چومنے
والے کی نیت بھی ٹھیک ہو اور جسکے ہاتھ چوم رہا ہے اس میں غرور و تکبر
پیدا نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ جائز ہے

حدیث مبارکہ اس کے موافق یا معارض:

کیونکہ حدیث کے [illegible] حدیث اس کی نفی کرتی ہے
سے تعبیر کیا جائے [illegible]

سوال نمبر ۶

جز ا:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے اس سے اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔

جز ب:

غصے کے وقت بیٹھ جانے یا لیٹ جانے کا حکم:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جسے غصہ آئے وہ اپنی حالت بدلے حالت بدلنے سے غصہ ختم ہو جاتا ہے اس لیے ان کاموں کا حکم دیا۔ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے لیٹ جائے۔ اوپر نیچے ہو جائے۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں حالت تبدیل ہو رہی ہے اور غصہ کا علاج تبدیلی ہے۔

سوال نمبر 5 جزء (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا قتل کریں گے ہم اس کو اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اسکے اعضاء کاٹیں گے۔

جزء (ب) اپنے غلام کو قصاصاً قتل کرنا:

ائمہ اربعہ: اس بات پر متفق ہیں کہ سید کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

دلیل: سید اور غلام میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ غلام کی جان کا وہ مالک ہے گویا وہ سید کی اپنی جان ہے اور یہ اصول ہے کہ اپنی جان پر زیادتی کرنے کی صورت میں انسان پر کوئی قصاص نہیں ہوتا۔

حدیث مذکور کا جواب: 1۔ حدیث شدت اور سختی پر محمول ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما کر گویا غلام کی جان کا تحفظ فرمایا اور سختی فرمائی خبردار غلام پر دست درازی نہ کرو ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ 2۔ دار قطنی میں ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر مارا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قصاص نہیں لیا بلکہ اس کو کوڑے مارے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور مسلمانوں کے رجسٹر سے اس کا نام مٹانے کا کہہ دیا۔

نوٹ: تو یہ حدیث ثابت کر رہی ہے کہ سوال والی حدیث ضعیف ہے یا پھر شدت و سختی پر محمول ہے

غیر کے غلام کو قصاصاً قتل کرنا: اس بارے اختلاف ہے

ہمارے نزدیک: قصاص لیا جائے گا

امام شافعی کے نزدیک: کوئی قصاص نہیں

امام شافعی کی دلیل: رب تعالیٰ کا فرمان الحر بالحر والعبد بالعبد

ہماری دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب علیکم القصاص فی القتلی

وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العمد قود۔

شوافع کی دلیل کا جواب:

قرآن مجید جو فرمایا الحر بالحر والعبد بالعبد تو الحر بالحر سے مقصود اسکے خلاف یعنی الحر بالعبد کی نفی کرنا مقصود نہیں بلکہ مقصود حر کے مقابلہ میں حر ذکر کرنا ہے مطلب یہ ہے کہ یہاں مفہوم مخالف مراد نہیں اور ویسے بھی مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب زنا کرے تم میں سے کسی ایک کی باندی پھر اسکا زنا ظاہر بھی ہو جائے۔ تو اسے کوڑے مارے صرف ملامت نہ کرے پھر اگر زنا کرے تو پھر اسے حد والے کوڑے مارے صرف ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسکو بیچ دے چاہے ایک رسی کے بدلے

خط کشیدہ لفظ ذکر کرنے کی وجہ:

احد احدکم:

اس لیے کہ یہ سارا کچھ اپنی باندی کے ساتھ کرے گا غیر کی باندی کے ساتھ نہیں۔

جز ۲:

آقا کا اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنا:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے کہ آقا خود اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کر سکتا ہے یا نہیں۔

احناف کا مذہب:

آقا خود حد جاری نہیں کرے گا

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کام والی کے حوالے ہیں ان میں سے ایک حد لگانا ہے۔

امام شافعی کا مذہب:

آقا خود حد لگا سکتا ہے

دلیل:

Scanned by CamScanner

اختلاف کا شرعی رفع کرو جواب۔

یہاں حد لگانا مراد نہیں ہے
بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حد لگانے کے لیے باندھی کو امام یا ولی
کے پاس لے جانا اور اس کی بدکاری کو ثابت کرنا ہے۔

سوال نمبر ۳

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کی نظروں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:

احب الیھم من رسول اللہ:

یہ عبارت لم یکن کی خبر واقع ہو رہی ہے۔

جز ۲:

مذکورہ حدیث کا قیام تعظیمی پر دلالت کرنا:

مذکورہ حدیث قیام تعظیمی پر دلالت نہیں کرتی۔ حق یہ ہے کہ آج کل قیام تعظیمی مکروہ ہونا چاہیے اس لیے کہ اس میں تعظیم کم اور فساد زیادہ ہیں۔ گو اصل قیام تعظیمی کتابوں حدیثوں سے ثابت ہے لیکن آج کل اس کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ عموماً قیام اللہ کی رضا کی خاطر نہیں ہوتا تعظیم کم ہوتی ہے اور ریاکاری، فساد پرستی زیادہ ہوتا ہے۔ اور پھر اسکو اسلام کا لازم کر دیا ہے کہ قیام نہ کرنے والا مجرم اور قابل اعتراض نظروں سے دیکھا جاتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ یہ حد ختم نہ رکھا جائے۔

پرچہ مشکوۃ شریف فقہ 2017

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو پاؤ تم قوم لوط والا عمل کرتے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

جز 2:

لواطت کی حد:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے

امام شافعی، صاحبین کا مذہب:

فاعل کی حد زانی والی حد ہے

جبکہ مفعول کی حد 100 کوڑے ہیں:

امام مالک، امام احمد کا مذہب:

ہر حال میں لوطی کو رجم کیا جائے

امام صاحب کا مذہب:

احادیث میں موجود حد کی سزاؤں میں سے امام جو مناسب سمجھے:

امام شافعی وغیرہ کی دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ

امام صاحب فرماتے ہیں یہ تعداد شہرت کے لحاظ سے زنا کے حکم میں ہے لہذا سزا بھی حد ہی ہوگی۔

رجم محصن کی دلیل

یہ زنا ہی ہے کیونکہ حدیث میں غیر شادی شدہ کی سزا میں

اختلاف ہے اگر زنا ہو تا تو کوڑے مارے جاتے اختلاف نہ ہوتا لیکن جو سزا ایسی ہے جس

میں کوئی بھی ان میں سے کسی ایک کو لیا جائے گا.

سوال نمبر 2

جزو 1:

ترجمہ حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے مہر لگائے کیونکہ اس سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے

خط لکھنے کا مسنون طریقہ:

پہلے اپنا نام لکھے پھر جس کی طرف بھیج رہا ہے اس کا نام لکھے

اور مکمل کرنے کے بعد اس پر مہر لگائے

جزو 2:

فلیتربہ کے مفہوم میں کتنے احتمال ہیں:

1 لکھے ہوئے کو مٹی میں لکھ کر اس کو خشک کرے

2 جس کی طرف خط لکھ رہا ہے اس کے سامنے اظہار عاجزی کرنا

خط میں محبت بڑھنے والا اور عجز و انکساری والا الفاظ لکھے

سوال نمبر 3

جزو 1 ترجمہ حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم تعریف کرنے والا

تو اس کے منہ میں مٹی ڈالو.

جزو 2 منافی وجوہ التراب کے احتمال:

1 حدیث کا ظاہر مراد ہے جب صرف لالچ کی وجہ سے تعریف کریں تو ان کے منہ میں مٹی پھینکو

2 مال سے عزت لینے کے لیے تعریف کرے یہ ہی مقصد ہو گویا مال حقیر چیز ہے جو مٹی ہے

3 اس کو کہا تم بھی ایک حقیر چیز ہو جو مٹی کی طرح اہمیت نہ ہو

4 جب مقصد کے لیے تعریف کرے ان کو مقصد ...

[illegible]

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2019

سوال نمبر 4

جز الف:

ترجمہ حدیث:

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں سے ایک آدمی تھا جسے زخم تھا پریشان ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ دیا خون نہ رکا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ پر میرے بندے نے اپنی جان پیش کرنے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

صرف خودکشی سے جنت حرام ہو گی؟

جی ہاں جنت خودکشی کی وجہ سے حرام کی گئی

اور اخروی تواضع

وجہ: یہ ہے کہ یہ جان انسان کی ملکیت نہیں اس میں رب تعالیٰ کے نہیں کر سکتا جب رب تعالیٰ اس کا مالک ہے تو انسان نے خودکشی کر کے

بر ملکیت کوئی تصرف

اپنے غیر کی شئی میں تصرف کیا جس کی اس کو اجازت نہ تھی۔ اس لیے اسے جنت میں داخل نہ کرنے کی صورت میں سزا دی۔ لیکن حرام کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کافر ہو گیا کیونکہ خودکشی کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔ جتنا عرصہ رہنا ہے گا دوزخ میں رہے گا پھر جنت میں جائے گا۔

جز ب:

خودکشی کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرنا:

جی ہاں خودکشی کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ولیدیہ فاغفر۔

سوال نمبر 2

جز ا

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں سے ۴۰ وہ اونٹنیاں ہوں جنکے پیٹ میں بچے ہوں یعنی حاملہ ہوں.

خط کشیدہ کی ترکیب:

اس میں تین ترکیب ہو سکتی ہیں.

۱ خطأ سے بدل ۲ صفت بنے ۳ اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ

جز ب:

قتل عمد، شبہ عمد، قتل خطا میں سے ہر ایک کی دیت:

قتل عمد: ۱۰۰ اونٹ

شبہ عمد: ۱۰۰ اونٹ جن میں سے ۴۰ اونٹنیاں حاملہ ہوں

قتل خطا: ۱۰۰ اونٹنیاں، اس ترتیب سے ۲۰ بنت مخاض ۲۰ ابن مخاض ۲۰ بنت لبون ۲۰ جذعہ ۲۰ حقہ

قتل عمد:

جان بوجھ کر آلہ قتل کے ساتھ کسی کو قتل کرنا

شبہ عمد:

اس آلہ کے ساتھ قتل کرنا جو عموماً قتل کیلیے استعمال نہیں ہوتا مثلاً مسلسل لاٹھیاں مار کر قتل کرنا.

قتل خطا:

غلطی سے کسی کو قتل کرنا

مثلاً تیر اندازی کر رہا تھا اچانک کسی کو تیر لگ گیا.

سوال نمبر 3

جز ا

ترجمہ حدیث:

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین مکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لٹکے ہوئے پھل میں ہاتھ نہیں کٹے گا یا اس
کی محفوظ کی ہوئی چیز میں بھی ہاتھ نہیں کٹے گا جب اسے باڑ یا ڈھیر پناہ دے
پھر اس چیز میں ہاتھ کٹے گا جسکی قیمت ڈھال کو پہنچے۔

نصاب سرقہ میں امام شافعی کا قول:

دینار کی چوتھائی نصاب سرقہ ہے۔
لہذا جس نے ایسی چیز چوری کی جسکی مالیت دینار کی چوتھائی یا اس سے
زیادہ تھی تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

جز ب:

مطلقاً پھلوں کی چوری کرنے پر حد سرقہ کا جاری کرنا:

احناف:

درخت پر کھڑے ہوئے پھل یا کاٹ کر رکھے ہوئے چوری کرنے کی صورت
میں ہاتھ نہیں کٹیں گے۔ اس لیے کہ ہاتھ وہاں کٹیں گے جہاں مال محفوظ
کر چرایا ہو اور جو درخت پر کھڑے ہیں یا توڑ کر غیر محفوظ جگہ پر ہیں
تو محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کٹے گا۔

شوافع:

شہر کے باغات جنکے گرد چار دیواری نہ ہو پھل چرانے کی
صورت میں ہاتھ نہیں کٹیں گے

Scanned by CamScanner

پرچہ مشکوٰۃ شریف حنفی 2018ء

سوال نمبر 2

جز الف)

ترجمہ حدیث:

عمرو بن شعیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر قتل کیا
وہ مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اگر
چاہیں تو دیت لے لیں اور وہ یہ ہے 30 حقہ 30 جذعہ 40 خلفہ
اور جس پر مصالحت کریں وہ انہیں ملے گی۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

حقہ: اونٹنی کا بچہ جو ایک سال کا ہو۔

جذعہ: اونٹنی کا بچہ جو چار سال کا ہو۔

خلفہ: حاملہ اونٹنی

جز (ب):

قصاص کا لغوی معنی:

برابری قص یقص سے

اصطلاحی معنی:

ایسی سزا جو جرم کے مماثل اور مساوی ہو جیسے قتل کی سزا قتل۔

دیت کا لغوی معنی:

ودی، یدی کا مصدر ہے عدت کے وزن پر معنی ہے ادا کرنا۔

اصطلاحی معنی:

ایسا مال جو جرم کرنے والے مجرم کو یا اس کے خاندان کو دینا پڑتا ہے

قصاص کے بارے میں قرآنی آیات:

1. ولکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین ... الآیۃ
2. من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا
3. ولکم فی القصاص حیوۃ
4. یا ایہا الذین امنو کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد ... الآیۃ

دیت کے بارے قرآنی آیات:

1. من قتل مومنا خطا فتحریر رقبۃ مومنۃ ودیۃ مسلمۃ
2. ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم

من یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم

سوال نمبر 2

جزء الف

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ
فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں 20 بنت مخاض
20 ابن مخاض 20 بنت لبون 20 جذعہ 20 حقہ۔

بنت مخاض

اونٹنی کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو۔

بنت لبون:

اونٹنی کا وہ بچہ جو دو سال کا ہو۔

جزء ب:

یہ سوال پیپر 2018 سوال نمبر 2 جزء ب میں گزر چکا ہے۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی گئی
فرمایا حدود کو ختم کرو مسلمانوں سے جتنی تم طاقت رکھو اگر مجرم کے لیے
کوئی راہ ہو نکلنے کی تو اسکی جان چھوڑو۔ کیونکہ امام کا معافی میں غلطی
کرنا بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے

مفہوم حدیث:

اگر مجرم کی معافی کی کوئی صورت نکلتی ہے اور اسکا جرم ہونا
مشہور ہو اور قطعی دلائل سے ثابت نہیں ہوتا تو اسے حد نہ لگائی جائے
اس لیے کہ قاضی اگر حد جاری کرنے کا فیصلہ کرے سطحی بنیادوں پر گہری نظر کیے بغیر
اور وہ فیصلہ خلاف واقعہ ہو تو یہ بہت بڑی خطا ہے کہ اسکی مستی سے
انسانی جان ضائع ہو گئی اور اگر قاضی فیصلے میں غلطی کرکے مجرم کو معاف کر دے
سزا معطل کر دے گو غلطی ہے لیکن اس غلطی سے نہ تو انسانی جان جا رہی ہے
اور نہ ہی ایسا نقصان ہو رہا ہے جسکی تلافی ہو۔ اس لیے حدود جاری
کرتے وقت انتہائی احتیاط مطلوب ہے۔

جز: ب:

قاضی کا زنا کا اقرار کرنے والے سے سوالات کرنا:

1 زنا کی تعریف پوچھے 2 یہ پوچھے کس طرح زنا کیا
3 پوری تفصیل کے ساتھ جواب حاصل کرے جس سے یقین ہو جائے
کہ اس کی شرمگاہ اسکی شرمگاہ میں داخل ہوئی۔
جو کام بیوی کے ساتھ حلال انداز میں کیا جاتا ہے اس نے وہی کام
حرام انداز میں کیا۔
4 اگر گواہوں سے ثابت ہے تو [illegible]
حاصل کی جائے۔

Scanned by CamScanner

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

یہ جلیل القدر صحابی تھے
ان کے والد وصال کر گئے تھے ہزال نامی صحابی نے انکی پرورش کی۔
انکی ایک باندی تھی بعض روایات کے مطابق جسکا نام فاطمہ تھا اس
سے انہوں نے زنا کیا لیکن خوف خدا شدید ترین پیدا ہوا تو انہوں
نے استغفار بہت زیادہ کی یہاں تک کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انہوں نے جتنی توبہ کی اس زمین کو بہت سے بدکاروں کی معافی
ہو سکتی ہے۔
ہزال نے جب انکا شدید خوف دیکھا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور ان سے بیان کرو۔ ہزال کا مقصد یہ نہ تھا کہ انہیں
سزا ملے بلکہ محض انکا اقرار دور کرنے کے لیے بھیجا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب
امام کے سامنے جرم ثابت ہو جائے تو پھر حد لگانا اسکی ذمہ داری ہے
بہر حال بار بار اقرار کرنے کے بعد نبی پاک نے انہیں سزا دی اور نبی پاک
نے چند دیر ایک ایسا لنگڑی اٹھا کر پھینکی کہ رجم کی ابتداء کی اسکے بعد صحابہ
کو رجم کی جگہ کا مشورہ بتایا۔ ... میں انکی رجم کی گئی۔ صحابہ کرام میں
سے حضرت خالد بن ولید بھی شامل تھے نے انکو رجم کیا خالد بن ولید نے جب یہ
دوڑ کر بھاگے جا رہے تھے اونٹ کا جبڑا انہیں مارا جس سے اس کا
خون بہہ نکلا حضرت خالد کے کپڑوں پر لگا انہوں نے کچھ سخت کلمے کہے جس پر
نبی پاک نے فرمایا خالد کچھ نہ کہو رب تعالیٰ نے انکی بخشش پہلے ہی کر دی۔
رجم کے بعد نبی پاک نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں دفن کیا اور یہ بھی الفاظ
الفاظ ہیں تو جیح کی فرمایا اس توبہ سے بہتر توبہ کیا ہے کہ انہوں نے رب کی بارگاہ
میں جان کا نذرانہ پیش کیا نبی پاک نے فرمایا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں وہ
جنت کی نہروں میں غوطے کھا رہے ہیں
آیت رجم: الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم
یہ آیت ... میں ... تھی تلاوت منسوخ کر دی گئی لیکن حکم باقی ہے

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2017

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک نے فرمایا ہر گناہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے مگر جو شرک کی حالت میں مر گیا جو مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے

تطبیق:

یہ حدیث شدت اور سختی پر محمول ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل جیسے سخت جرم سے بچانے کے لیے سختی فرمائی اور مصنف (شارح) کو اختیار ہے کہ وہ کسی جرم کو سخت انداز میں پیش کرے اس سے نفرت دلائے یہ بھی ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب ہو جس نے مومن کو مومن ہونے کی وجہ سے مارا حلال سمجھ کے وہ کافر ہو جائے گا

جز: ب:

مومن کی جان کا قیمتی ہونا قرآن و حدیث کی روشنی میں:

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا من قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مومن کی جان بہت قیمتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے کعبے کا آخری طواف کیا اور فرمایا تیری عظمت بہت بڑی ہے لیکن ایک مومن کی جان کو ضائع کرنا تیری عظمت سے بھی بڑا جرم ہے۔ ایک انسان کو قتل کرنا اس میں بے شمار قباحتیں ہیں۔

اللہ کی تذلیل: رب تعالیٰ کے حکم سے رہے جو زمین پہ فساد اور خون ریزی ہے رب تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان بندگی کا جو تعلق تھا اس کو منقطع کرنا

کے علاوہ جز یہ ہے [illegible] رب تعالیٰ کا

[illegible]

مولانا رومی نے بڑا خوب فرمایا

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنیاد خلیل آزر است — دل نظر گاہ جلیل اکبر است

سوال نمبر 2

جزو الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا پیٹ کے اندر بچے کے بارے جبکہ قتل کر دیا جائے ماں کے پیٹ میں غلام یا باندی کا جس کے خلاف فیصلہ فرمایا وہ کہنے لگا [illegible] اس کا تاوان کیونکر دوں جس نے ابھی نہ کھایا نہ پیا نہ گفتگو کی اور نہ اس نے چیخ ماری ان جیسی چیزیں قابل ضیاع ہیں۔ اس پر نبی پاک نے فرمایا یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔ جزو

جزو ب:

الکہان: کاہن کی جمع ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے

لغوی معنی ہے آئندہ کے واقعات کی خبر دینے والا

بعض نے کہا جو علم غیب کا دعویٰ کرے۔

اخوان الکہان کہنے کی وجہ:

بچہ یا بچی یا مکمل [illegible] صورت کا پیٹ میں مر گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل [illegible] ارشاد [illegible] اس کی دیت ادا [illegible] اگر بچہ عورت کے پیٹ سے باہر آ [illegible] 100 اونٹ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہے ایک شخص نے سجع میں گفتگو کرتے ہوئے کہا جب بچہ پیٹ میں تھا [illegible] نہ پانی پیا نہ بات کی [illegible] تو پھر اس کی دیت کا کیا مطلب [illegible] تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاہنوں کا بھائی قرار دیا [illegible] فرمایا غیب کی خبر نہیں جانتے [illegible] ایک شخص جنگ [illegible] اس کو کاہنوں کا بھائی قرار دیا تھا

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں کو پہلے سلام نہ کرو جب انہیں راستے میں ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے میں مجبور کرو۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

اگر گلی میں سامنے یہودی یا عیسائی آجائے تو اس گلی کے درمیان میں مت چلنے دو بلکہ اسے مجبور کرو کہ وہ ایک کونے پر دیوار کے ساتھ چمٹ کر چلے کیونکہ راستے کے درمیان میں چلنا یہ عموماً تعظیم اور جلال کو ظاہر کرتا ہے جبکہ یہ عزت کے قابل نہیں اس لیے کونے پر چلا کر یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ لہذا اب ان کا راستہ درمیانہ نہیں بلکہ ٹیڑھا ہے۔

جز ب:

یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل کرنے سے منع فرمانے کی وجہ:

1 دور رسول میں یہودی اور عیسائی السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہتے تھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں جواب میں صرف علیکم کہو کیونکہ انہوں نے جو تم کو بددعا دی وہ انہی کی طرف چلی جائے گی

2 ان کا جواب سکوت سے دیا جائے

3 انہیں فقط وعلیکم کے الفاظ سے جواب دیا جائے

4 اگر کافر صحیح الفاظ "السلام علیکم" کے ساتھ بھی سلام کہے تب بھی اسے جواب دینے سے احتراز کیا جائے۔

کلمہ گو گمراہ کو سلام کہنے کا حکم:

ایسے کلمہ گو گمراہ لوگ جنکی بدعتیں درجۂ فسق تک ہیں تو انکو السلام علیکم کہنے یا جواب دینے کا حکم کافر کے حکم کی طرح ہے۔

Scanned by CamScanner